احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے
Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | جمعرات - ۱۶ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ - ۱۱ امان ۱۳۷۲ ہش - ۱۱ مارچ ۱۹۹۳ء | نمبر ۶۰

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان کے ایمان کا بھی کمال یہی ہے کہ تخلّق باخلاق اللہ کرے۔ یعنی جو جو اخلاق فاضلہ خدا میں ہیں اور صفات ہیں ان کی حتی المقدور اتّباع کرے۔ اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً خدا تعالیٰ میں عفو ہے۔ انسان بھی عفو کرے۔ رحم ہے۔ حلم ہے۔ کرم ہے۔ انسان بھی رحم کرے۔ حلم کرے۔ لوگوں سے کرم کرے۔ خدا تعالیٰ ستّار ہے۔ انسان کو بھی ستّاری کی شان سے حصّہ لینا چاہیئے اور اپنے بھائیوں کے عیوب اور معاصی کی پردہ پوشی کرنی چاہیئے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب کسی کی کوئی بدی یا نقص دیکھتے ہیں جب تک اس کی اچھی طرح سے تشہیر نہ کرلیں ان کو کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ حدیث میں آیا ہے جو اپنے بھائی کے عیب چھپاتا ہے خدا تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ انسان کو چاہیئے شوخ نہ ہو۔ بے حیائی نہ کرے۔ مخلوق سے بدسلوکی نہ کرے۔ محبّت اور نیکی سے پیش آوے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۰۸-۶۰۹)

اپنے خاندانی تعلقات کو بہتر کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"میں نے بارہا نصیحتیں کی ہیں کہ اپنے خاندانی تعلقات کو بہتر کریں اپنے روزمرہ کے تعلقات میں سوچیں کہ صلہ رحمی کو کتنی اہمیت حاصل ہے کس طرح میں نے بار بار آپ کو سمجھایا ہے کہ ساسوں کو چاہیئے کہ دوسروں کی بیٹیاں جب اپنا گھر چھوڑ کر ان کے گھر میں آجاتی ہیں تو وہ ان پر رحم کیا کریں۔ اپنی بیٹیاں سمجھا کریں اور بہوؤں کو سمجھایا ہے کہ تم اپنے دوسرے گھروں میں جاکر اپنی ماں کی طرح سلوک کیا کرو۔ لیکن اس کے باوجود لوگ سنتے ہیں اور شاید دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں یا سنتے ہی نہیں اور محض ظاہری طور پر کانوں کے پردے مرتعش ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ شکائتیں پھر بھی آتی رہتی ہیں بڑے بڑے تکلیف دہ خط بعض بچیوں کے ملتے ہیں کہ ہم گئیں۔ ہماری جو نسبتی بہنیں ہیں وہ اس طرح سلوک کرتی ہیں گویا کہ میں نے ان کے بھائی پر ڈاکہ ڈالا ہوا ہے اور وہ جب تک مجھے ذلیل و رسوا نہ کردیں کہ یہ ہمارا زیادہ ہے اور تمہارا کم ہے۔ اس وقت تک ان کو چین نصیب نہیں ہوتا۔ ساسیں ہیں جو ہر وقت میرے خاوند کے کان بھرتی رہتی ہیں یا ہمارے خاوندوں کے کئی خطوط اس قسم کے ملتے ہیں کہ جب تک تم اس کو رسوا کر کے ذلیل کر کے میرے سامنے جھکاؤ نہیں تم میرے بیٹے نہیں اور اس میں یہ نقص ہے اور اس میں وہ نقص ہے اس کے برعکس دوسری طرف سے بھی شکائتیں ملتی ہیں تو وہ راہیں کونسی تھیں جن راہوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم نے خدا کو پایا۔ ان میں سے ایک راہ صلہ رحمی کی راہ تھی۔ اپنے خاندانی تعلقات کو درست کیا اور کوئی رشتہ دار آپ کا انگلی نہیں اٹھا سکتا تھا کہ کبھی بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے اس کو کسی قسم کی جائز شکایت پہنچی ہو۔"

(از خطبہ فرمودہ ۱۳ اپریل ۱۹۹۰ء)

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کا ایک عالمی اعزاز

برطانیہ کے ایک ادارے انٹرنیشنل بائیوگرافیکل سنٹر کیمبرج نے اپنے خط محررہ ۸ جنوری ۱۹۹۳ء کے ذریعے حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد کو اطلاع دی ہے کہ ان کو اس ادارے کی طرف سے انٹرنیشنل مین آف دی ایئر ۹۳-۱۹۹۲ء کا اعزاز دیا گیا ہے۔

خط میں بتایا گیا ہے کہ یہ اعزاز چند غیر معمولی شخصیات کو ان کے کارناموں اور لیڈرشپ کی صلاحیتوں کے اعتراف کے طور پر دیا جاتا ہے۔ اس اعزاز کے لئے یہ نامزدگی انٹرنیشنل بائیوگرافیکل سنٹر کے ایڈیٹوریل اور ایڈوائزری بورڈ کی سفارش پر دی گئی ہے۔ اس مقصد کے لئے یہ ادارہ ہر سال قریباً دس ہزار افراد کی سوانح کا مطالعہ کرتا ہے اور پھر اس میں سے چند افراد کا اس اعزاز کیلئے انتخاب کیا جاتا ہے۔ یہ عالمی ادارہ ۲۰ موضوعات پر کون کیا ہے WHO IS WHO کے تحت ۱۳۲ مختلف ایڈیشنوں پر مشتمل حوالے کی کتب شائع کرتا ہے۔ ان موضوعات میں جن میں سے بعض عرصہ پچاس سال سے چلے آرہے ہیں، جو شعبے شامل ہیں۔ وہ میوزک، عالمی مصنفین اور قلمکار، انٹرنیشنل بائیوگرافی کی ڈکشنری، غیر معمولی کامیابیاں حاصل کرنے والے افراد، غیر معمولی خواتین اور عالمی لیڈروں کی کامیابیاں شامل ہیں۔

یاد رہے کہ حضرت شیخ صاحب لسانیات کے عالمی ماہر ہیں آپ نے کئی گراں قدر کتب لکھی ہیں۔ ان سب کتب کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ عربی زبان ام الالسنہ یعنی تمام زبانوں کی ماں ہے۔ امریکہ۔ یورپ۔ ایشیا۔ افریقہ وغیرہ کی تمام زبانیں عربی سے ہی نکلی ہیں۔ حضرت شیخ صاحب کی تحقیقات کے نتیجے میں قریباً ۵۰ عالمی زبانوں کے بارے میں یہ ثابت کیا جاچکا ہے کہ یہ عربی سے نکلی ہیں۔

مجاہدین تحریک جدید کی تعداد بڑھائی جائے

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع ایدہ اللہ) نے فرمایا۔

"دوسرا خاص قابل توجہ پہلو یہ ہے کہ صرف چندے بڑھانا ہمارا مقصد نہیں بلکہ چندہ دینے والوں کی تعداد بڑھانا اوّلیت رکھتا ہے۔ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضرورتیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہوتی چلی جارہی ہیں۔ خدا ہمارے کام کی توفیق کے ساتھ خرچ بھی مہیا کرتا چلا جاتا ہے۔ اور جتنے جتنے مخلصین کام کرنے کے لئے مہیا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ان کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ ایسی ضرورتیں سامنے آجاتی ہیں جن میں وہ خدمت سرانجام دے سکتے ہیں۔ چنانچہ تجربہ کی روشنی میں میرا یہ کامل

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۱۔ امان ۱۳۷۲ ہش — ۱۱۔ مارچ ۱۹۹۳ء

"آپ کا شکریہ!"

کسی عزیز کی وفات کے صدمہ کو کسی قدر کم کرنے کا ایک ذریعہ تعزیت بھی ہے۔ تعزیت سے غم ہلکا ہوتا ہے۔ وفات یافتہ کی اہمیت بھی اُجاگر ہوتی ہے۔ اور پسماندگان کے ساتھ تعلقات کے دائرے کا بھی پتہ چلتا ہے۔ اور اس طرح احساسات کی گہرائی کا بھی۔ دوست احباب گھر پہ آکر بھی تعزیت کرتے ہیں اور گھر سے دُور۔ کسی اور شہر۔ یا کسی اور ملک میں ہوں تو ٹیلیفون۔ تار۔ خط کے ذریعہ بھی تعزیت کرتے ہیں۔ تعزیت کرنا ایک رنگ میں دینی فریضہ بھی ہے۔ اگرچہ دین نے ہر بات کو حد اعتدال کے اندر رکھنے کے لئے یہ بھی کہا ہے کہ تعزیت ایک مرتبہ ہی کافی ہے۔ یہ نہیں کہ بار بار تعزیت کی جائے۔ زخم مندمل ہوتے چاہئیں نہ کہ ان کو بار بار ہرا کیا جائے۔ جو یقیناً تکلیف کا باعث ہوتا ہے اور ایک دفعہ جب تعزیت کرلی جاتی ہے تو پسماندگان کا دل ہلکا ہو جاتا ہے۔ غم تو بے شک باقی رہتا ہے لیکن صدمہ کی شدّت کم ہو جاتی ہے۔ اور صبر کا مادہ بڑھنے لگتا ہے۔

اس سلسلہ میں ہمیں اکثر یہ خیال آیا ہے کہ جو لوگ خط یا تار کے ذریعہ تعزیت کرتے ہیں کیا وہ اس بات کے حقدار نہیں کہ ان کا شکریہ ادا کرنے کے لئے انہیں بھی ایک خط لکھ دیا جائے۔ سب کو خط لکھنے میں دس دن لگیں یا بیس دن۔ لیکن جب انہیں خط ملے گا تو اس بات کا احساس ہوگا کہ ان کے جذباتِ تعزیت کی قدر کی گئی ہے۔ اور پھر آجکل تو یہ بات بھی بہت آسان بنا دی گئی ہے۔ ایک خط کا ڈرافٹ بنائیے۔ اسے فوٹو سٹیٹ کروا لیجے اور پوسٹ کر دیجے۔ یقین جانئے اس طریق سے تعزیت کرنے والوں کو بہت تسکین ہوگی۔ اگرچہ وہ تعزیت اس لئے تو نہیں کرتے کہ اس کی وصولی کی رسید ملے۔ لیکن رسید ملنے سے اطمینان ضرور ہوتا ہے۔

اخبار میں وفات یافتگان کا مفصّل ذکر کرکے ان کی خوبیاں بیان کیجئے اور یہ خوبیاں بیان کرتے ہوئے ان کے اور اپنے احباب کا شکریہ بھی ادا کر دیجئے۔ لیکن صرف اخبار میں ایک چھوٹا سا اعلان کہ فرداً فرداً سب دوستوں کا شکر ادا نہیں کر سکتا اس لئے اخبار میں شکریہ شائع کروا رہا ہوں۔ یہ بات بنتی نہیں۔ یہ بات صحیح معنوں میں شکریہ کا حق ادا نہیں کرتی۔ ویسے بھی اگر ہر تعزیت کا شکریہ اخبار ہی میں ادا کرنا ہو تو اخبار شائد ان لوگوں تک پہنچے بھی نہ جن کا آپ شکریہ ادا کر رہے ہیں۔

آئے ہیں یہ دن آکے چلے جائیں گے لیکن
ہم ان کے تقدّس کو کبھی جانے نہ دیں گے
رکھّیں گے ہر اک لمحہ کو ہم دل میں چھُپا کر
تاریکیٔ شب ان پہ کبھی چھانے نہ دیں گے

—— ابوالاقبال

اُن کی "آمد" کے سمے خُوب سہانے ہوں گے
بالیقیں عید کے پُرکیف زمانے ہوں گے

ہم تو جامے میں بھی پھُولے نہ سماتے ہوں گے
ہر طرف ان کی محبّت کے ترانے ہوں گے

چشم پُرنم ہے۔ جگر سوختہ۔ دِلِ مضطر ہے
بارِ غم کتنے جُدائی میں اٹھانے ہوں گے؟
شُکر کے سجدے اَدا ہوں گے خدا کے دَر پر
اُن کی "آمد" پہ ہمیں "جشن" منانے ہوں گے

روزِ اوّل سے ہی "پیمانِ وفا" ہے ان سے
جان دے کر بھی ہمیں "عہد" نبھانے ہوں گے

حَیف صد حَیف یہ مہجُور نہ دَر تک پہنچا
امتحاں اور ابھی راہ میں آنے ہوں گے

کِس قدر ہم نے محبّت میں اُٹھائے صدمے
ان سے ہی اب تو بیاں سارے فسانے ہوں گے

ساقیا! بادۂ عرفاں کی طلب میں پیہم
تِشنہ لَب قافلہ در قافلہ آنے ہوں گے

اپنے عُشّاق کو ازراہِ تلطّف جاناں!
منزلِ عشق کے "اسرار" بتانے ہوں گے

تذکرہ جب بھی "شہیدانِ وفا" کا ہوگا
پھر ہرے زخم مرے دل کے پُرانے ہوں گے

راہِ مولا کے اسیروں کو دُعا میں اپنی
یاد رکھنا ہے۔ کبھی بھُول نہ جانے ہوں گے

راہ میں میری عدو لاکھ بکھیرے کانٹے
اس کے بدلے میں مگر پھُول بچھانے ہوں گے

حق شناسی سے جو محروم ہیں دل کے مُردے
حق کے اعجاز سے وہ شادؔ جِلانے ہوں گے

محمد ابراہیم شادؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مجلس انصار اللہ کے صدر تھے (بعد میں امام جماعت الثالث (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحمتیں نازل فرماتا رہے) مجلس عاملہ مرکزیہ نے صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں پکنک کے لئے درخواست کی۔ جسے حضور نے منظور فرما لیا اور اس پکنک کا اہتمام ڈگری کالج نیو کیمپس میں کیا گیا چنانچہ باقی امور کے علاوہ ایک سیشن فوٹوگرافی کا بھی ہوا۔ کیمرہ میرے ہی پاس تھا۔ نیو کیمپس کی چھت پر تصویریں لی گئیں۔ پہلی تصویر لیتے وقت جب میں کیمرہ سیٹ کر رہا تھا اور حضرت صاحبزادہ صاحب بھی اراکین مجلس کے ساتھ قطار میں کھڑے تھے تو مجھے سٹینڈ پر کیمرہ سیٹ کرنے میں کچھ وقت لگا جیسا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی طبیعت میں نہایت خوشگوار مزاح بھی تھا۔ آپ میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا۔ میرا کیمرہ تو اتنی دیر میں دو تین تصاویر لے لیتا ہے۔ میں نے عرض کیا حضور یہ بات بالکل درست ہے۔ وہ کیمرہ آپکا ہے اور یہ کیمرہ خاکسار کا۔ بہر حال اس کیمرے کو تو کچھ وقت لگے گا ہی۔ دراصل وہ وقت تو میری وجہ سے لگ رہا تھا اگر کیمرہ وقت پر سیٹ ہو جائے تو پھر تصویر لینے میں کیوں دیر لگے لیکن بہر حال میری یہ بات سن کر حضرت صاحبزادہ صاحب مسکرائے اور باقی دوست کھلکھلا کر ہنسے ان میں سے کچھ میرے زیادہ قریبی دوست بھی تھے ان کی ہنسی یوں لگا کہ کسی قدر مذاق کا رنگ رکھتی ہو کہ اگر ایسا ہی کیمرہ ہے جسے تصاویر لینے میں دیر لگتی ہے تو اسے لائے ہی کیوں تھے۔

اس کے بعد ایک دفعہ جب حضرت صاحبزادہ صاحب امامت کے منصب پر متمکن ہو چکے تھے حضور نے شام کے وقت مجھے یاد فرمایا اس سے پہلے بھی کئی دفعہ ایسا ہوا کہ شام کے وقت محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے لوٹ آجاتا کہ حضور نے فرمایا ہے کہ عشاء کے بعد آجائیں۔ اپنی بیاض ساتھ لائیں یا مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی طرف سے لوٹ آجاتا کہ ابا نے یاد فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اپنی بیاض ساتھ لے آئیں۔ اب جو یاد فرمایا تھا تو اس میں بیاض کا ذکر نہیں تھا۔ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور اپنے پائیں باغ میں گھوڑوں کے اصطبل میں گھوڑوں سے پیار بھی کر رہے تھے اور اپنے ہاتھ سے انہیں چارہ بھی دے رہے تھے اس دوران مختلف باتیں ہوتی رہیں اور اس موقعہ پر محترم مولانا ابوبکر ایوب صاحب آف انڈونیشیا جو ہالینڈ سے تشریف لائے ہوئے تھے وہ بھی موجود تھے کیمرہ میرے پاس تھا۔ میں نے حضور سے تصویر کی درخواست کی تو حضور نے فرمایا آپ دونوں میرے دائیں بائیں کھڑے ہو جائیں اور کیمرہ آپ نے اپنے ایک ملازم کو دے دیا کہ تم یہ تصویر لو چنانچہ یہ تصویر لی گئی اور بعد میں ماہنامہ تحریک جدید شائع بھی کر دی گئی۔

اس کے کچھ عرصہ بعد ایک دن مجھے خیال آیا کہ حضور کی تصویر حضور کے دفتر میں لی جائے۔ میں کیمرہ لے کر حاضر ہو گیا اور حضور سے درخواست کی کہ دفتر میں تصویر لینی چاہتا ہوں۔ حضور ننگے سر بیٹھے دفتری کام میں مصروف تھے فرمایا ہاں کوئی حرج نہیں لے لو لیکن یہ کہتے ہوئے آپ نے فوراً پگڑی کی طرف ہاتھ بڑھایا اور فرمایا پگڑی تو سر پر رکھ لینے دو چنانچہ حضور نے پگڑی سر پر رکھ لی اور مجھے تصویر لینے کی سعادت مل گئی یہ تصویر بھی ماہنامہ تحریک جدید میں شائع ہو چکی ہے۔

اس سے دس پندرہ سال پہلے جب میں نائیجیریا میں تھا تو حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر اپنی رضا کا اظہار فرماتا رہے) نے لندن میں ایک دنیا بھر کے احمدی مربیوں کی نمائندہ میٹنگ بلائی۔ افریقہ کی نمائندگی کی سعادت حضور نے خاکسار کو عطا فرمائی۔ اس موقعہ پر کیمرے تو اور بھی تھے مثلاً محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے پاس بھی کیمرہ تھا اور آپ نے جو تصویر حضرت امام جماعت الثانی کے ساتھ مسٹر اے جی کو کو والس پریذیڈنٹ احمدیہ جماعت نائیجیریا (جو حضور کی عیادت کے لئے نائیجیریا جماعت کی طرف سے بھجوائے گئے تھے) کی ایک رنگین تصویر لی جو بعد میں خدام الاحمدیہ کے البم میں اور کئی اور جگہوں پر بھی شائع ہوئی اور مسٹر اے جی کو کو دنیا بھر کی احمدی جماعت میں متعارف کروا دیا لیکن خاکسار نے جو پہلی تصویر کا اہتمام کیا وہ اس وقت کی ہے جب پہلے دن کا اجلاس ۶۳ میلروز روڈ میں ہوا۔ وہاں پر اگرچہ فلیش کے بغیر تصویر لی لیکن روشنی کا خاصا اہتمام تھا اور کیمرہ بھی کچھ اچھا ہی تھا اس لئے میں نے وہ کیمرہ سیٹ کر کے ایک دوست کو دے دیا کہ جب اجلاس شروع ہو تو آپ ایک تصویر لے لیں۔ اس تصویر میں حضور کے دو طرفہ مربی بیٹھے ہیں حضور کے دائیں طرف سب سے پہلے مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ ان کے بعد یہ خاکسار (نسیم سیفی) اور میرے بعد مکرم خلیل احمد صاحب ناصر اور ان کے بعد مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب نظر آ رہے ہیں۔ حضور کی بائیں جانب کوئی مربی تو نظر نہیں آ رہا لیکن محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا چہرہ خاصا نمایاں ہے۔

اس کے علاوہ انہی دنوں مجھے ایک اور تصویر لینے کا موقعہ ملا۔ عصر کے وقت حضور بیت الفضل سے باہر تشریف لائے تو پہلے تو ایک جگہ کھڑے ہو کر فرمایا کہ ایک وہ وقت تھا کہ یہاں خانصاحب فرزند علی مربی انچارج تھے تو انکی وجہ سے یہ جگہ اتنی صاف ستھری تھی کہ لوگ سیر کرتے ہوئے اسے بھی اپنی سیر کے حصے میں شامل کر لیا کرتے تھے۔ اور آج یہاں کھڑے ہونا بھی مشکل ہے چنانچہ یہ فرما کر جب آپ مشن ہاؤس کی طرف روانہ ہوئے تو خاکسار نے حضور کی تصویر لینے کی سعادت حاصل کی حضور کے دائیں طرف محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ صاحب کے دائیں طرف کرنل عطاء اللہ صاحب۔ کرنل عطاء اللہ صاحب سے مجھے کبھی قریب آکر ملاقات کا موقعہ نہیں ملا تھا اور لندن میں بھی کبھی ہم نے ایک دوسرے سے اس طرح ملاقات نہ کی کہ گفتگو کا موقعہ ملتا لیکن ۱۹۷۶ء میں میں سیرالیون گیا اور واپسی پر چند روز کے لئے لیگوس ٹھہر کر وہاں سے کانو بھی جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں سے محترم کرنل صاحب کے ساتھ کئی نشستیں ہوئیں اور اس وقت احساس ہوا کہ آپ کتنے بڑے دانشور بھی ہیں۔ آپکی ایک کتاب جس کا چارلس ڈکنس کی کتاب "اے ٹیل آف ٹو سٹیز" کی طرح کچھ ایسا ہی نام ہے کہ دو دنیاؤں کا آدمی سے اس کتاب نے شائع ہوتے ہی آپ کی انگریزی زبان کی دھاک بٹھا دی اور طرز بیان بھی خوب خوب پسند کیا گیا۔ اس تصویر میں حضور کے بائیں طرف محترم میر محمود احمد صاحب ناصر بھی ہیں۔ محترم میر محمود احمد صاحب ناصر امریکہ اور سپین میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مربی رہ چکے ہیں آجکل آپ جامعہ احمدیہ ربوہ کے پرنسپل ہیں ان کے بائیں طرف کچھ فاصلے پر ایسے لگتا ہے کہ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب ہیں صرف اندازے سے کہہ رہا ہوں کیونکہ اتنے سالوں کے بعد جو شکل پہچانی نہ جائے اس کے متعلق اندازہ ہی لگایا جا سکتا ہے۔

بہر حال یہ تصویر بھی لینے کی مجھے سعادت ملی آجکل تو خدا کے فضل سے اکثر مربیوں کے پاس کیمرے ہیں اور وہ ان کا استعمال بھی خوب خوب کرتے ہیں لیکن جب کی میں بات کر رہا ہوں اس وقت مربیوں کے پاس کیمرے بھی کم تھے اور غالباً تصاویر کا شوق بھی اتنا زیادہ نہیں تھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہر مربی کے پاس دیگر ضرورت کی اشیاء کے علاوہ کیمرے کا ہونا بھی بہت ضروری ہے وہ بے شک بہت تصاویر نہ لے لیکن اہم مواقع کو تصویری رنگ میں محفوظ کر لینا سلسلے کے لئے نہایت مفید ہے۔ کہتے ہیں نا کہ تصویر الفاظ سے زیادہ بولتی ہے اور باتوں کو زیادہ واضح کرتی ہے۔ بہر حال جن تصاویر کا میں نے ذکر کیا ہے وہ خدا کے فضل سے اہم تصاویر ہیں۔ اور میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ مجھے ابتداء ہی سے سلسلے کی تصاویر لینے کا شوق رہا ہے۔ نائیجیریا میں ۱۹۶۴ء سے قبل سلسلہ کے بعض ویڈیو بھی تیار کئے گئے تھے ان میں سے چند ایک میں نے محترم امری عبیدی صاحب کو جب وہ امریکہ سے نائیجیریا تشریف لائے تھے تو مشرقی افریقہ جاتے ہوئے دے دیئے تھے کہ وہاں جا کے وہ نائیجیریا کی جماعت کی کارکردگی ان ویڈیو کے ذریعہ دکھائیں۔ خیال تو یہ تھا کہ یہ ویڈیو مجھے واپس مل جائیں گے لیکن چونکہ محترم امری عبیدی صاحب زیادہ دیر زندہ نہ رہے اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ویڈیو اب کہاں ہیں۔

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں محمد ابراہیم

حضرت مولوی محمد دین صاحب

حضرت مولوی صاحب ایک مثالی ہیڈ ماسٹر تھے۔ مَیں نے اپنی ہیڈ ماسٹری کے زمانہ میں ان کے نمونہ کو سامنے رکھا۔ وہ ہر ایک استاد سے اس کی قابلیت اور صلاحیت کے مطابق کام لیتے تھے۔ اور ان میں سے ہر کوئی یہی سمجھتا تھا کہ مَیں ہی ان کا چہیتا ہوں۔ مجھے تو آج بھی یہ یقین ہے کہ وہ مجھ سے سب ساتھیوں کی نسبت زیادہ محبّت کرتے تھے اور ایک حد تک یہ تاثر دوسروں میں بھی پایا جاتا ہے۔ کھیلوں سے مجھے شغف تھا۔ اس زمانہ میں کھیلوں کے نگران بی ٹی صاحب تھے، (چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی) اور یہ بات ان کے CREDIT میں جاتی ہے کہ میرا کبھی ان سے CLASH نہیں ہُوا۔ حالانکہ میری طبیعت میں نوعمری کا جوش کافی تھا۔ مَیں نے اپنی بھی چلائی لیکن ان سے محترم اور مؤدب تعلقات کو بھی نبھایا۔ آپ سٹاف سیکرٹری بھی تھے۔ اور مَیں ہی سب سے زیادہ ان کے قریب تھا۔ طبیعت اور نظریات کے لحاظ سے (اور اس کا وہ کافی لحاظ رکھتے تھے) سکول میں دیگر فعّال معلّم، اساتذہ میں اپنی رائے کی سختی سے پابندی کرنے والے اور نظم و ضبط کا خیال رکھنے والے محترم صوفی محمد ابراہیم صاحب تھے۔ وہ ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ اور ان کا خاصا دبدبہ تھا۔ وہ انتظامی قابلیت کے مالک تھے۔ ان میں ایک خوبی یہ بھی تھی کہ جو کام دوسروں کے سپرد ہو اس میں وہ دخل نہ دیتے تھے۔ اس سے طریقِ کار اور طبائع کا اختلاف بھی چھپا رہتا اور کام کرنے والا اپنے ذاتی جوہر بھی دکھا سکتا تھا۔ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب انتظامی امور میں دخیل نہ ہوتے تھے ویسے وہ مشورے دیتے رہتے تھے اور ان کے مقام کی وجہ سے مولوی صاحب ان سے زیادہ تعرض بھی نہ فرماتے تھے۔ اور ان کا لحاظ کرتے تھے۔ حافظ صوفی غلام محمد صاحب ماریشس والے تو محض "اللہ لوگ" تھے۔ بزرگ شخصیت دنیا کی اونچ نیچ سے بے نیاز عبادت و تلاوت میں مصروف اور محظوظ۔ تلاوت قرآن کریم نہایت عمدہ اور خوش الحانی سے کرتے تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کا زمانہ پانے والے کہتے تھے۔ کہ ان کی تلاوت کی طرز حضرت مولوی صاحب سے ملتی جلتی تھی۔ بلند اور مترنم۔ طلباء نے سبق یاد نہ کیا ہوتا تو دینیات کے پیریڈ میں ان کی خدمت میں تلاوت کی درخواست کر دیتے اور محترم صوفی صاحب کلاس میں سورۃ پر سورۃ مخصوص آواز سے پڑھتے چلے جاتے اور پیریڈ ختم ہو جاتا۔ بہر حال ان دنوں میں حضرت مولوی صاحب نے علمی تعلیمی اور سوشل تقاریب کا انتظام میرے سپرد فرما دیا۔ اور آرڈر بک میں لکھ دیا کہ اس بارہ میں میرے افعال و اقوال ان کے افعال و اقوال سمجھے جائیں۔ گویا ان معاملات میں مجھے مختارِ کُل بنا دیا گیا اور تمام دوستوں سے خواہش کی گئی کہ وہ مجھ سے پُورا پُورا تعاون کریں۔

پاکستان میں سائنس؟

دی نیوز انٹرنیشنل ۲۶۔ فروری ۱۹۹۳ء

دی نیوز انٹرنیشنل نے اپنے ۲۶ فروری ۱۹۹۳ء کے شمارے میں ایک مضمون بن حمید کے قلم سے شائع کیا ہے۔ اس مضمون کا عنوان ہے "پاکستان میں سائنس کو کیا مرض لاحق ہے"۔

بن حمید کہتے ہیں کہ مسلمانوں میں سائنس کے زوال کے متعلق بہت سے مقالے موجود ہیں۔ اور بہت سی ایسی معلومات اور دانش وروں کے خیالات جن سے پتہ چلتا ہے کہ نویں صدی کے بعد مسلمان ممالک میں کس طرح سائنس کے فروغ کا اچانک خاتمہ ہو گیا۔ تھیوری کا فقدان اور اسی طرح تجرباتی نتائج کا بھی سائنس کی طرف سے اتنی زیادہ غفلت کہ اس کے علوم حاصل کرنے کی حوصلہ شکنی یہ ہیں وہ باتیں جن سے مسلمانوں میں سائنس کا زوال رو پذیر ہوا لیکن باوجود اسکے کہ مسٹر سلام اس غفلت کو اور حوصلہ شکنی کو ابن خلدون کے مقدمے سے ہم آہنگ کرتے ہیں نے اپنے مضمون "سائنس انسانیت کا ورثہ" جو سائنس ٹیکنالوجی اور ڈویلپمنٹ میں ۱۹۸۳ء میں شائع ہوا تھا نے کہا ہے کہ اصل وجہ اس سے بالکل مختلف ہے اگرچہ اس وقت آپ نے اس وجہ کے متعلق زیادہ کچھ کہنا مناسب نہ سمجھا۔ بلکہ بعد میں بھی اس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار نہیں کیا کیونکہ اس رسالے میں اسی موضوع کے متعلق بعد ازاں آپ کا کوئی مضمون شائع نہیں ہوا۔ اور کسی اور جگہ بھی آپ کے خیالات سامنے نہیں آئے۔

کسی شخص نے بھی سلام صاحب کے خیالات میں جو بین السطور بات کہی گئی تھی اسے پڑھنے کی کوشش نہیں کی۔ ایک بالواسطہ اشارہ جو سلام صاحب کے نقطہ نظر کی طرف توجہ دلا سکتا ہے یہ ہے کہ آپ نے بغداد کی تباہی پر آنسو بہائے ہیں۔ اور وہاں مکاتیب مسلمانان کی تباہی پر بھی۔ بغداد کو جس چیز نے تباہ کیا وہ صرف ہلاکو خان کا وہاں کی دولت حاصل کرنے کے لئے حملہ نہیں تھا۔ اس کے برابر ہی ایک اور وجہ بھی تھی اور وہ یہ تھی کہ آپس میں ایک دوسرے سے غداری کی جا رہی تھی۔ جسکی وجہ سے حملہ کرنے والوں کو قبل از وقت معلومات حاصل ہو جاتی تھیں اور اسی کی بنا پر انہوں نے بغداد کو جو اسلامی علوم کا مرکز تھا تباہ کر دیا۔

مختصرات

مکرمہ رابعہ ناؤمی صاحبہ جاپانی احمدی خاتون ہیں۔ ان کی شادی مکرم بشارت احمد صاحب اختر ابن مکرم محمد اکبر فانی صاحب ربوہ سے ہوئی ہے۔ مکرمہ ناؤمی صاحبہ نہ صرف پردے کی پابند ہیں بلکہ عبادات بھی باقاعدگی سے بجالاتی ہیں۔ گذشتہ دنوں انہوں نے توحید کے موضوع پر ایک لیکچر جاپانی زبان میں دیا۔ اس کا اردو ترجمہ ان کے شوہر نے کیا ہے۔ مکرمہ رابعہ ناؤمی صاحبہ کہتی ہیں۔

ایک خدا اور صرف ایک خدا کے تصوّر نے مجھے ہمیشہ ہی متاثر کیا جاپان میں توحید کا ذکر جس طرح کہا جاتا ہے وہ بڑی غلط فہمی پیدا کرتا ہے۔ توحید سے مراد یعنی ایک خدا سے مراد۔ یہاں پر یوں لی جاتی ہے کہ "اللہ کا خدا"۔ یہ بات آپ کو شاید عجیب لگے گی کہ "اللہ کا خدا" کیا بات ہوئی؟ مگر جاپان میں دراصل یوں ہوتا ہے کہ ہوا کا خدا، پہاڑ کا خدا غرضیکہ بہت سے خدا ہیں۔ جاپان میں اکثر لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ توحید کے ماننے والے بھی کئی خداؤں کو مانتے ہیں۔ اور اللہ ان خداؤں میں سے ایک خدا ہے۔

میرے ذہن میں شروع سے ہی باوجود جاپانی معاشرے میں پرورش پانے کے، ایک خدا کا ایک ایسا تصوّر تھا جو عام جاپانی تصور سے مختلف تھا میں سمجھتی تھی کہ خدا وہ ہے جس کا کوئی وجود یا جسم نہیں۔ جو ان آنکھوں سے نظر نہیں آتا، جو بہت بڑا ہے۔ جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ جب مجھے توحید کے تصوّر کے بارے میں پتہ چلا تو مجھے قطعاً حیرانگی نہ ہوئی بلکہ میں نے یہی سمجھا کہ جو میں نے سوچا تھا وہ مجھے مل گیا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ دنیا میں ہزاروں افراد ایسے گزرے ہیں جو بغیر کسی کے سکھائے پڑھائے توحید کے ماننے والے تھے۔ میں اپنی مثال سے اس بات کو صحیح سمجھتی ہوں کیونکہ جب میں نے توحید کے بارے میں جاننا شروع کیا تو پہلے ہی دن سے بات میرے دل میں اترتی چلی گئی۔ اس سے مجھے یقین ہو گیا کہ ایک خدا کا تصور خود خدا تعالیٰ نے انسان کے دل میں ڈالا ہے۔

میرے خیال میں انسان کے دل میں یا ذہن میں اگر توحید کو ماننے کی طاقت نہ ہوتی تو شاید توحید کا تصور دنیا میں اس قدر نہ پھیل سکتا۔ صرف عربوں کی طاقت سے اگر توحید پھیلتی تو یہ اب تک بہت کم رہ جاتی اور مختلف تمدنوں اور کلچر کے دباؤ کی وجہ سے لوگ توحید سے پھر جاتے۔ لیکن توحید کے ماننے والوں کے درمیان مختلف تہذیب و ثقافت کے باوجود چونکہ ایک خدا پر ایمان مشترک ہے اس لئے توحید کا تصوّر ہر جگہ ایک ہی یکسانیت سے موجود ہے۔

میرا خیال ہے کہ انسانوں کا خدا کی طرف جھکنا ایک ہی سا ہے۔ مثال کے طور پر جاپان میں بہت سے خداؤں پر یقین کیا جاتا ہے اور مختلف شکلوں کے خداؤں کی پوجا کی جاتی ہے۔ لیکن وہ انسان اس بت ہی کی پوجا نہیں کر رہا ہوتا بلکہ اس کے پیچھے کوئی ہستی ہوتی ہے جسے وہ خدا کہتا ہے لیکن وہ خدا کی شکل بنا لیتا ہے (جو جائز نہیں) میرے خیال میں انسان خود اپنے دل کو ٹٹولے اور اس کی اصلاح بھی کرے۔ مذہب میں یہ بات اہمیت کی حامل ہے۔ وہاں نفرت یا بڑائی نہیں بلکہ پاک دل سے خدا تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیئے۔ میرے خیال میں خداوند کریم پر ایمان لانے کی طاقت خدا ہی نے انسان کو بناتے وقت اس کے دل میں پیدا کی۔ اور یہ توفیق خدا ہی کی طرف سے ملی۔

اور توحید کا یہ تصوّر ہزاروں سالوں سے موجود ہے۔ یہی وہ تصوّر ہے جس نے مجھے متاثر کیا۔ اور میں نے اسے قبول کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طبّ و صحت

اس سے پہلے بھی ہم مستند ڈاکٹروں کی بتائی ہوئی بعض باتیں ذیابیطس یعنی شوگر کے متعلق اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرتے رہے ہیں۔ چونکہ ذیابیطس کے مرض میں پاکستان میں تشویشناک حد تک اضافہ ہو چکا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اگر اس مرض کا وقت پر علاج نہ کرایا جائے تو یہ مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق جتنی بار بھی قارئین کو یاد دہانی کرائی جائے کم ہے۔ آج پھر ہم چند ایک باتیں آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ آپ ان باتوں کو یاد دہانی کے زمرے میں ڈال لیں۔

کہا جاتا ہے کہ اس مرض کی چند وجوہات میں بسیار خوری یعنی ضرورت سے زیادہ کھانا اور ورزش کا فقدان زیادہ اہم ہیں۔ موجودہ رہن سہن اور کام کاج کے طریقے انسان کو سہل پسند بنا دیتے ہیں اور یہ سہل پسندی اس مرض کا باعث بن سکتی ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ مرض دائمی قسم کا ہے جو ہمیشہ مریض کو عمر بھر کے لئے موجودگی کا احساس دلاتا رہتا ہے۔ ہماری غذا اور اس سے جو توانائی ہم حاصل کر سکتے ہیں اس کے سلسلے میں مستند ڈاکٹر بتاتے ہیں کہ ہماری غذا میں موجود نشاستہ ہمارے معدہ اور ہماری آنتوں میں ہضم ہو کر گلوکوز کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے اور یہ گلوکوز آنتوں سے خون کی نالیوں میں منتقل ہو جاتا ہے۔ جہاں سے دورانِ خون جسم کے ہر خلیے تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ سانس کے ذریعے آکسیجن ہمارے پھیپھڑوں سے خون میں شامل ہو جاتی ہے اور پھر خلیوں میں پہنچ کر گلوکوز کے ساتھ مل کر اس کو توڑ دیتی ہے جس کے نتیجے میں توانائی کی کثیر مقدار خلیوں کو ملتی ہے۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ خلیوں کو توانائی اسی صورت میں میسر آ سکتی ہے جب گلوکوز اور آکسیجن خلیے کے اندر پہنچ جائے۔ لبلبہ سے خارج ہونے والی رطوبت انسولین لبلبہ سے نکل کر خون میں شامل ہو جاتی ہے جہاں وہ گلوکوز کو خلیوں کے اندر پہنچانے کا کام سرانجام دیتی ہے۔ اگر انسولین کا اثر کسی وجہ سے ختم ہو جائے یا کسی قدر کم ہو جائے تو خلیات گلوکوز کو توانائی کے لئے استعمال نہیں کر سکتے اور اس طرح گلوکوز کی مقدار خون میں بڑھ جاتی ہے۔ ذیابیطس کے مریضوں میں مندرجہ ذیل علامات پائی جاتی ہیں۔ اگرچہ یہ ضروری نہیں کہ ہر قسم کی علامات ایک ہی دفعہ ظاہر ہو جائیں۔ مریض کو بار بار پیشاب آتا ہے اور خاص طور پر اسے رات کے وقت دو تین بار اٹھنا پڑتا ہے۔ اس کی پیاس بڑھ جاتی ہے اور اس پیاس کی وجہ سے اس کا منہ خشک رہتا ہے اس کے وزن میں بھی کمی آجاتی ہے اور وہ عام طور پر تھکاوٹ محسوس کرتا ہے اور اس کے جسم میں درد ہوتی ہیں۔ اس کی بینائی کمزور ہو جاتی ہے اور بعض اوقات ایسے لگتا ہے کہ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا ہے ہاتھ پاؤں میں سوئیاں چبھتی ہیں اور وہ بے حس ہوتے لگتے ہیں۔ اسے قبض کی شکایت رہتی ہے۔ مسوڑھوں میں درد رہتا ہے اور اکثر خون بہتا ہے۔ اس کے زخم دیر سے مندمل ہوتے ہیں اور اس کے جسم پر پھوڑے پھنسیاں بار بار نکلتی ہیں۔

تجربات سے پتہ چلا ہے کہ بسیار خوری اور ورزش کا فقدان اس مرض کی وجوہات ہیں اور اسے کنٹرول کرنے میں سب سے بڑی رکاوٹ انسان کا موٹاپا ہے۔ اگرچہ ضروری تو نہیں لیکن یہ مرض وراثت میں بھی مل سکتا ہے۔ اگر خاندان میں کسی کو یہ مرض ہو تو خاندان کے دیگر افراد کو بھی چیک کرواتے رہنا چاہیئے۔ ذیابیطس کے مریض کو چاہیئے کہ وہ ایک ضابطے کے ماتحت علاج کروائے۔ اپنے معالج کی ہدایات پر عمل کر کے علاج سے آپ صحت مند زندگی گزار سکتے ہیں۔ خوراک کا باقاعدہ چارٹ بن جانا چاہیئے۔ میٹھی اور چربی دار اشیاء سے پوری طرح پرہیز کرنا چاہیئے۔ خوراک میں چربی کا استعمال بہت نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ کبھی کبھی خون میں چربی کی مقدار بھی چیک کرواتے رہنا چاہیئے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے اس مرض کی ایک اہم وجہ زیادہ کھانا اور ورزش کا نہ ہونا ہے۔ اس کا یوں تدارک کیا جا سکتا ہے کہ روزانہ صبح خالی پیٹ آدھ گھنٹہ سیر کر لی جائے۔ البتہ سخت ورزش ہرگز نہ کریں۔

ذیابیطس کے مریض کو اپنے پاؤں کی خاص طور پر حفاظت کرنی چاہیئے۔ پاؤں کی کھردری جلد انگلیوں یا جلد میں گھسے ہوئے ناخنوں کو از خود کاٹنے کی کوشش نہ کریں بلکہ اس سلسلے میں کسی ماہر ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

ذیابیطس کے مریض کو سگریٹ نوشی سے مکمل پرہیز لازم ہے۔ جہاں تک خوراک کے چارٹ کا تعلق ہے جو چیزیں ذیابیطس کا مریض کھا سکتا ہے اور جس مقدار میں چاہے کھا سکتا ہے وہ ہیں گوشت بڑا اور چھوٹا، مرغی، مچھلی انڈے، سلاد، پالک، کھیرا، ٹماٹر مولی، بند گوبھی، بینگن، بھنڈی، کریلے، چھان کے بسکٹ۔ رسک

جو چیزیں اسے مناسب مقدار میں کھانے کی اجازت ہے وہ ہیں چکنائیاں مکھن، دال، روٹی، مونگ، ڈبل روٹی، مکئی، چنا، دلیا، جو، شلغم، گھیا کدو، توری، گاجر، مٹر، چقندر، پیاز، بیسن سے بنی ہوئی چیزیں، تازہ پھل مثلاً سنترا، امرود، بیر، آڑو۔

جن چیزوں سے پرہیز کرنا لازمی ہے یہ ہیں۔ چینی، شکر، شہد، مٹھائیاں، حلوے، مشروب، کیک پیسٹری، چاول، آلو، شکر قندی، آم، کیلا، انگور، کشمش، انجیر، کھجور، گنا۔

اگر خدانخواستہ آپ شوگر کے مریض ہیں تو ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضروری ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ اپنی بیماری کو اس طرح کنٹرول میں رکھ سکیں کہ نارمل زندگی بسر کی جا سکے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

(ن. س. ن)

رضوانہ شہناز

پست معیار صحت کی وجوہات

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے ہمارے عوام غریب اور ناخواندہ ہیں۔ ان وجوہات کے سبب قوم کی صحت کا معیار بہت پست ہے۔ بیشتر افراد حفظان صحت کے اصولوں سے ناواقف ہیں اسلئے مختلف بیماریاں عام ہیں اور ہر سال افراد کی ایک کثیر تعداد خاص کر بچے ان کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کا اوسط عرصہ حیات امریکہ اور برطانیہ کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ پاکستان کی شرح پیدائش اور شرح اموات ان ممالک کی بنسبت بہت زیادہ ہے۔ یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ ہمارے ملک کا معیارِ صحت بہت پست ہے اور اس قدر کم عرصہ حیات ہونے کا سبب ناقص غذا، گندہ پانی، غیر صحت مند رہائش اور طبی سہولتوں کا فقدان ہے ان حالات میں پاکستان کے عوام کے لئے تعلیم حفظان صحت بے حد ضروری ہے ذیل میں ان وجوہات کا ذکر ہے جو قوم کے پست معیار صحت کے ذمہ دار ہیں:۔

ناقص غذا:۔ انسان کی صحت کا دارومدار غذا پر ہے۔ یہ ہمارے جسم کو بیماریوں سے بچاتی ہے اور حرارت بخشتی ہے خوراک سے جسم توانائی حاصل کرتا ہے۔ خوراک میں چکنائی، کاربوہائیڈریٹ، کیلشیم وٹامن معدنی نمکیات وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ یہ اجزاء ہمارے جسم کی نشوونما کیلئے ضروری ہیں۔ اگر خوراک میں تمام ضروری اجزاء شامل نہ ہوں جو ایک عام جسم کے لئے ضروری ہیں تو صحت برقرار نہیں رہ سکتی ہمارے ملک میں لوگوں کی غذا کا ایک بڑا حصہ گیہوں اور دالوں پر مشتمل ہے عوام گوشت اور سبزیاں بہت کم مقدار میں کھاتے ہیں نتیجۃً لوگوں کو وٹامن اور پروٹین کی بہت کم مقدار غذا کی صورت میں ملتی ہے جو ہمارے جسم کی نشوونما کیلئے ناکافی ہوتی ہے۔ ہمارے ہاں غربت کے سبب لوگوں کو ٹھیک خوراک مہیا نہیں ہوتی اگر غذا ملے بھی تو وہ ناقص ہوتی ہے جسکی وجہ سے صورت حال بہت خراب ہے پاکستان کے ۷۰٪ بچوں میں پروٹین کی کمی محسوس کی گئی ہے جسکی وجہ سے بچے مختلف بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ اسکے علاوہ مختلف اجزاء کی کمی کی وجہ سے لوگوں میں طاقت اور قوت مدافعت کم ہو رہی ہے۔

اسکے ضروری ہے کہ عوام کو متوازن غذا کے بارے میں معلومات مہیا کی جائیں۔ ناقص غذا کی روک تھام کے انتظامات کئے جائیں۔ بازاروں میں گندے پھلوں اور سبزیوں کی فروخت پر پابندی عائد کی جائے اور فوڈ انسپکٹروں کو پابند کیا جائے کہ وہ ناقص غذائیں فروخت نہ ہونے دیں۔

گندہ پانی:۔ ہمارے ہاں لوگوں میں گندے پانی کے استعمال کی وجہ سے پیٹ کی بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں۔ لوگ کھانے پینے کے برتنوں کو صاف نہیں رکھتے اور کھانے کی اشیاء

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

فرنٹیئر پوسٹ
۲۸۔ فروری ۱۹۹۳ء

پاکستانیوں میں قومی اتحاد پیدا کرنے کے لئے پاکستان کے انگریزی پریس نے جو تعمیری اور معقول رویہ اپنایا ہے وہ قابل تعریف ہے لیکن اس کے برعکس ہمارے اردو اخبارات نے قومی اتحاد کے بارے میں جو نامعقول اور تخریبی کردار ادا کیا ہے اس کی جس قدر بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ جس قدر کسی اخبار کی اشاعت زیادہ ہوگی قدرتی طور پر وہ اس سلسلے میں اسی قدر زیادہ نقصان پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ ایسے اخبارات ایسی سنسنی خیز خبریں شائع کرتے ہیں جو قومی اتحاد کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے میں ممد ثابت ہوتی ہیں۔

اس کی واضح مثال اس خبر سے ملتی ہے جو کہ ایک لاہور کے ایسے اخبار میں شائع ہوئی ہے جو کہ اپنے آپ کو سب سے زیادہ اشاعت کا حامل سمجھتا ہے۔ اس خبر میں جس واقعہ کا ذکر کیا گیا ہے اس کی روداد کچھ اس طرح ہے۔

ربوہ کے ہائی سکول کے ایک احمدی طالب علم کے متعلق بتایا گیا ہے کہ اس نے سکول اسمبلی کے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اس بات کا علم ہونے پر کہ تلاوت کرنے والا طالب علم احمدی ہے سکول کے بعض ملائیت زدہ اساتذہ نے ہیڈ ماسٹر کو مجبور کیا کہ وہ اس طالب علم کو سکول سے خارج کر دے ورنہ وہ سب سٹرائک کر دیں گے۔

یہ بات نہایت افسوسناک ہے کہ ہیڈ ماسٹر اس جرأت مندی کا مظاہرہ نہ کر سکا جس کا اس احمقانہ مطالبہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ضرورت تھی۔ اور اس نے کمال بزدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس طالب علم کو سکول سے تین سال کے لئے خارج کر دیا۔

یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ اگرچہ ہمارے ملک کے ملّا اسلام کو سمجھنے کے دعویدار ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اسلامی فلاسفی اور تعلیمات سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید خود اس سلسلے میں کیا فرماتا ہے۔

ایک آیت میں کہا گیا ہے کہ وہ ذات بڑی برکت والی ہے جس نے فرقان اپنے بندہ پر اتارا ہے۔ تا کہ وہ سب جہانوں کے لئے ہوشیار کرنے والا بنے۔ (۲-۲۵)

جبکہ دوسری آیت میں یہ کہا گیا ہے کہ

جن لوگوں نے اس کا انکار کیا ہے وہ بسا اوقات آرزو کیا کرتے ہیں کہ کاش وہ (بھی اس کی) فرمانبرداری اختیار کرنے والے ہوتے۔

قرآن کریم کی ان دو آیات کو مدنظر رکھتے ہوئے آیئے دیکھیں کہ قرآن کی تعلیمات کا نچوڑ کیا ہے۔ اگر ہم کسی ایمان نہ لانے والے کو قرآن مجید پڑھنے کی اجازت نہیں دیں گے تو پھر اس کے لئے ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نذیر قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ اور دوسری آیت میں مسلمانوں کے یہ ذہن نشین کروایا گیا ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم اسلام کی طرف میلان ظاہر کرے تو مسلمانوں کو خوش ہونا چاہیئے اور اس بات پر فخر کرنا چاہیئے۔

اب صحیح اسلام کی اس روشن تعلیم کا مقابلہ ربوہ کے اس سکول کے ملائیت زدہ اساتذہ کے رویّے سے کیجئے۔ آپ کو خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ اسلام پھیلانے کا یہ طریقہ کیسا عجیب اور کیسی پست ذہنیت کا مظہر ہے۔

ایک اور انتہائی اہم نکتہ جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ دستور میں کوئی ایسی شق نہیں ہے جس کے ذریعے کسی ہندو، عیسائی، سکھ یا کسی ملحد کو بھی قرآن مجید پڑھنے سے منع کیا گیا ہو ایسی صورت میں صرف احمدیوں کے لئے قرآن کریم کی تلاوت کیوں ممنوع قرار دے دی گئی ہے۔ قرآن کریم کے الفاظ میں مجھے کہنے کی اجازت دیجئے کہ کیا تم میں کوئی صاحب عقل آدمی نہیں ہے۔

محمد اسحاق صوفی۔ ربوہ
(فرنٹیئر پوسٹ ۲۸ فروری سنہ ۹۳ء)

○ زعیم صاحب مجلس انصار اللہ
"کیا آپ نے سال سنہ ۹۳ء کی تجنید مرکز میں ارسال کر دی ہے؟"
(قائد تجنید)

ایک چھوٹی سی بات

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم محمود احمد صاحب صدیقی ربوہ سے لکھتی ہیں:

گذارش ہے کہ میں سب سے پہلے روزنامہ الفضل کے سب عہدیداروں کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اللہ تعالےٰ سب کو صحت والی اور خوشیوں والی لمبی عمر دے۔

میں خدا کے فضل سے الفضل ہر روز باقاعدہ پڑھتی ہوں۔ اخبار الفضل میں بہت اچھی باتیں لکھی ہوتی ہیں۔ کچھ باتیں جو مجھے لکھنے کی ہوتی ہیں وہ میں نوٹ کر لیتی ہوں اللہ تعالےٰ اخبار الفضل کو دن دگنی رات چوگنی ترقی دے۔ (....) یہ سلسلہ ایک چھوٹی سی بات والا بہت اچھا ہے۔ اس میں سبق آموز باتیں ہوتی ہیں۔ میں بھی آپ کو ایک چھوٹی سی بات میں ایک واقعہ بیان کرتی ہوں کہ میں نے کسی کے پیسے دینے تھے ان پیسوں کے علاوہ میرے پاس کوئی پیسہ نہ تھا۔ یہ پیسے میں نے ایک دو دن میں دینے تھے یعنی ۱۳ فروری کو مگر خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ۱۰ فروری سنہ ۹۳ء کو لجنہ کی سیکرٹری صاحبہ چندہ لینے میرے گھر آئیں۔ اور میں سوچ میں پڑ گئی کہ میں نے اگر ان پیسوں میں سے چندہ دے دیا تو پیسے کم ہو جائیں گے لیکن میں نے اللہ کا نام لے کر چندہ دے دیا۔ اور دل مطمئن تھا کہ اللہ تعالےٰ کوئی نہ کوئی سامان پیدا کر دے گا (....) قدرت خدا کی دوسرے دن ہی یعنی ۱۱ فروری کو میرے پاس جتنا میں نے چندہ دیا تھا اس سے کئی گنا زیادہ پیسے آ گئے۔ جس کی مجھے بالکل امید نہ تھی۔ اس سے میرا ایمان اور تازہ ہو گیا اور میں خوشی سے رونے لگی۔ کہ مجھ گنہگار پر اللہ تعالےٰ نے کتنا فضل کیا۔ ویسے اگر یہ پیسے بروقت مجھے نہ بھی ملتے تو میرا دل خوش تھا کہ میں نے چندہ ادا کر دیا ہے۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اللہ مالک ہے یہ ایک چھوٹا سا واقعہ پیش کرنے کا یہ مقصد ہے کہ اگر خلوص دل سے اللہ تعالےٰ کی راہ میں انسان خرچ کرے تو اللہ تعالےٰ ضرور اس آدمی کی مدد کرتا ہے۔ اس موقعہ پہ مجھے ایک شعر یاد آ گیا۔

ع خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو
اسکے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو

اللہ تعالےٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کرنے کی توفیق دے۔ اور ہر وہ نیک کام کرنے کی ہمت دے جس سے احمدیت کا بول بالا ہو۔ (....)

مکرم ڈاکٹر حنیف احمد صاحب قمر دار الصدر جنوبی ربوہ سے لکھتے ہیں:

ایک چھوٹی سی بات کے سلسلے میں عرض ہے کہ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ بے خیالی میں اپنی جوتی زمین پر گھسیٹ کر چلتے ہیں۔ اس سے دوسرے لوگوں کی بلا وجہ سمع خراشی ہوتی ہے۔ اگر تھوڑی سی توجہ کر لی جائے تو جوتی کی عمر بھی بڑھ سکتی ہے۔ کئی بچے جو جوتی گھسیٹ کر چلتے ہیں مٹی بھی اڑاتے جاتے ہیں۔ جس سے چلنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس سے بھی بچا جا سکتا ہے اگر بچوں کو مناسب انداز سے سمجھا دیا جائے۔

بقیہ: صد ۳

میں نے انکے صاحبزادہ سے جو ربوہ جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے لئے آئے تھے۔ کہا تھا کہ وہ واپس مشرقی افریقہ جا کر اپنے والد محترم کی لائبریری دیکھیں اگر وہ ویڈیو موجود ہوں تو مجھے واپس کر دیں لیکن ابھی تک انکی طرف سے کوئی اطلاع نہیں آئی۔

بقیہ: صد ۵

کو کھلا چھوڑ دیتے ہیں۔ جن پر مکھیاں بیٹھ جاتی ہیں۔ یہ بیماری کو دعوت دیتا ہے شہروں میں حکومت پانی کی فراہمی کی ذمہ دار ہے لیکن اس کے پلانٹوں میں پانی صاف کرنے کا مناسب انتظام موجود نہیں جسکی وجہ سے وبائی امراض بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ ہمارے ملک میں گندے پانی کی نکاسی کا معقول انتظام نہیں ہے۔ برسات کے موسم میں سڑکوں پر پانی بھر جانے کی وجہ سے ٹریفک بند ہو جاتی ہے۔ شہر کے مختلف حصوں میں کوڑے کے ڈھیر لگے رہتے ہیں۔ بارش کا پانی اس گندگی کو شہر میں بکھیر دیتا ہے۔ جسکی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیہات اور قصبات میں لوگ کنویں اور دریاؤں کے پانی پر انحصار کرتے ہیں۔ یہ پانی صاف نہیں ہوتا اور انہیں اس بات کا علم بھی نہیں کہ پانی کیسے صاف کرنا ہے جسکی وجہ سے بہت سی جلدی اور پیٹ کی بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں۔

اس کا واحد حل یہ ہے کہ عوام کو گندے پانی کے نقصانات کے ساتھ ساتھ پانی صاف کرنیکا طریقہ بھی بتائیں۔ پانی صاف کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ پانی کو ابال کر اس میں گندھک یا کلورین ملادیں پھر پینے کے لئے استعمال کریں۔

صفائی کا ناقص انتظام: ہمارے ہاں زیادہ تر لوگوں میں صفائی کا شعور نہیں ہے لوگ دانتوں کی صفائی کا بھی خیال نہیں رکھتے اور نہ ہی زیادہ تر لوگوں کو کھلی ہوا میسر آتی ہے۔ اسکے علاوہ لوگوں میں ورزش کا شعور بھی نہیں ہے جسکی وجہ سے لوگ بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ اسکے لئے ضروری ہے کہ لوگوں کو صفائی کی اہمیت سے روشناس کرانا چاہیئے۔ "ویسے بھی صفائی نصف ایمان ہے"۔ اگر صفائی کے انتظامات پر بروقت قابو پالیا جائے تو ملک میں سے وبائی امراض کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ لوگوں کا معیار زندگی بلند ہو گا۔

اور مجھے اس بات کا پورا یقین ہے کہ اگر ملک سے جہالت ختم کر کے لوگوں کو تعلیم دی جائے تو وہ اپنی بہتری کے اقدامات سے گریز نہیں کریں گے۔

واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

وردہ ایاز بنت خواجہ ایاز احمد
ربوہ

عطیۃ الحیٔ بنت طاہر احمد
احمد آباد ضلع بدین

صنوبر سفیر ابن سفیر احمد
ربوہ

سمیر احمد ابن سفیر احمد
ربوہ

مسلم احمد شہزاد ابن منور احمد
ضلع لیہ

طاہر محمود ابن چوہدری محمد رفیق
ضلع میرپور خاص

خرم شہزاد ابن محمد سعید
کامونکی ضلع گوجرانوالہ

بشریٰ طاہر بنت طاہر محمود
سیبح کالو ضلع گوجرانوالہ

مبشرہ احمد بنت چوہدری منیر احمد
چک 366/W.B لودھراں

مبشر احمد ابن چوہدری منیر احمد
چک 366/W.B لودھراں

عامر امتیاز ابن امتیاز احمد
مہہ چیٹھہ ضلع گوجرانوالہ

سلیمان احمد ابن ناصر احمد بھٹی
چیانوالی ضلع گوجرانوالہ

عارش فرات نذیر ابن امجد نذیر
پھلوکی گوجرانوالہ

شبانہ پروین بنت محمود احمد
اسلام نگر ضلع سیالکوٹ

عطیۃ الناصر بنت محمد شریف
اسلام نگر ضلع سیالکوٹ

رضیہ محمود بنت محمود احمد
اسلام نگر ضلع سیالکوٹ

شکیل احمد طالش ابن رشید احمد
تاج پارک لاہور

تاثیر احمد ابن ظفر احمد
ربوہ

بابر مسعود احمد ابن رزاق احمد
ربوہ

لقمان احمد ابن محمد اسلم گل
ربوہ

شکیل احمد ابن منیر احمد طاہر
گگو منڈی ضلع وہاڑی

فائزہ مبین بنت ڈاکٹر مبین الحق خان
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۰ مارچ۔ دھوپ میں تیزی آرہی ہے۔ نہ سردی نہ گرمی کا موسم ہے

○ بتایا گیا ہے کہ گلبدین حکمت یار جس نے افغانستان کے وزیر اعظم بننے کی پیشکش قبول کرلی ہے کہا ہے کہ افغان مسئلے کا حل منتخب حکومت ہے کہا جاتا ہے کہ اس وقت یہ حالت ہے کہ ہر گلی میں ایک الگ دھڑے کی حکومت ہے۔ سوموار کے روز حزب وحدت نے ایک حملے میں ۴۲ آدمی زخمی کر دیئے۔ لیکن اس کے بعد دونوں لڑنے والے دھڑوں نے کہا کہ ہم اپنے لیڈروں کے معاہدے کا احترام کرینگے۔

○ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے سلسلے میں گفت و شنید کے لئے ۲۰ اپریل کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اگرچہ ۴۱۵ فلسطینیوں کو اسرائیل نے ابھی واپس تو نہیں لیا لیکن اسرائیل نے کہا ہے کہ وہ بھی اس گفت و شنید میں شرکت کریگا۔

○ امریکہ نے کہا ہے کہ پی ایل او سے رابطہ کرنے پر پابندی فی الحال جاری رہے گی۔ اگرچہ برطانیہ کی وزارت خارجہ کے مسٹر ہاگ نے پی ایل او کے ایک نمائندے سے ملاقات کی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ ان ملاقاتوں کا سلسلہ اب جاری رہے گا۔

○ بتایا گیا ہے کہ مخدوم محمد امین فہیم جو پی ڈی اے سے تعلق رکھتے ہیں اور قومی اسمبلی کے رکن ہونے کے علاوہ اپنی سروری جماعت کے لیڈر بھی ہیں۔ اسلام آباد گئے ہیں توقع کی جاتی ہے کہ وہ اسلام آباد میں صدر مملکت سے ملاقات کریں گے۔ کہا جاتا ہے کہ آج سے چند روز پہلے انہوں نے لندن میں محترمہ بے نظیر بھٹو شریک چیئر پرسن پیپلز پارٹی کو فون کیا تھا اس بات کا امکان ہے کہ اب انکی صدر مملکت سے ملاقات محترمہ بے نظیر بھٹو سے فون پر کی گئی بات چیت ہی کے بارے میں ہو۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ سید مظفر حسین شاہ نے کہا ہے کہ اس وقت اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ پارٹیاں آپس میں اتحاد کر کے امن و امان کی فضا قائم کریں۔ کیونکہ اس کے بغیر ترقی کا کوئی امکان نہیں انہوں نے ہم خیال لوگوں سے ملاقاتیں شروع کی ہوئی ہیں انسے کا کہنا ہے کہ اس کے اچھے نتائج نکل رہے ہیں۔

○ ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کی کمیونسٹ پارٹیوں نے ایک اعلان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ انہیں اس بات پر سخت تشویش ہے کہ تشدد کے واقعات پہلے سے زیادہ ہو گئے ہیں ان واقعات کی موجودگی میں ترقی کے امکانات بھی نہیں ہیں۔ اور بے چینی بڑھنے کا بھی اندیشہ ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ آئینی ماہرین نے آٹھویں ترمیم پر رپورٹ تیار کرلی ہے۔ اس سلسلے میں مزید ماہرین سے بھی رابطہ کیا جائے گا۔ اور کہا گیا ہے کہ عید کے بعد سیاستدانوں سے رابطے کا دوسرا دور شروع ہوگا۔ حکومت آئینی اصلاحات کے نفاذ کا کام تیزی سے مکمل کرنا چاہتی ہے۔

○ سرب لیڈروں پر دباؤ ڈالنے کے لئے پابندیوں پر اضافے کی ضرورت کا اظہار کیا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ امریکہ کو سابق یوگوسلاویہ کے خلاف یورپی ملکوں کی حمایت حاصل ہو گئی ہے۔

○ اگرچہ اسلام آباد میں جو معاہدہ طے پایا ہے اس پر دھڑوں نے عمل کرنے کا یقین دلایا ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ معاہدے پر عمل درآمد کا انحصار احمد شاہ مسعود اور دوستم کے کردار کے تعین پر ہوگا۔ یہ دونوں رہنما افغانستان کے سیاسی منظر میں خاصی اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ بھی کہا جارہا ہے کہ معاہدے میں خاصی خامیاں ہیں جن کی بناء پر اتحادیوں میں تبدیلیاں آسکتی ہیں اور مزید لڑائی بھی ہو سکتی ہے۔

○ وائس آف امریکہ اور وائس آف جرمنی نے افغانستان کے بارے میں معاہدے پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ احمد شاہ مسعود نے وزارت دفاع چھوڑنے سے انکار کر دیا ہے۔

○ رابطہ عالمی اسلامی نے کشمیریوں کو مکمل حمایت کی یقین دہانی کروائی ہے کہا جاتا ہے کہ عربوں کو کشمیریوں کی حالتِ زار پر گہری تشویش ہے۔ رابطہ عالم اسلامی ان کی کوششوں کو حقیقی معنوں میں جہاد سمجھتی ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ باوجود اس کے کہ ایران نے ہر موقعے پر تردید کی ہے لیکن اس کے خیال میں وہ ایٹمی اسلحہ کی تیاری میں مصروف ہے اس نے قازقستان اور دیگر یورپی ممالک سے ایسی ٹیکنالوجی خریدی ہے جو جوہری بم بنانے میں کام آتی ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ تہران یونیورسٹی کے باہر باقاعدہ نیوکلیئر ریسرچ ہو رہی ہے۔

○ سابق وفاقی وزیر اعتزاز احسن نے کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم میں رد و بدل نہیں اس کا مکمل خاتمہ ہونا چاہیئے۔ ہم نے مطالبہ کیا تو حکمران ڈھال بن گئے۔ تلوار چلنے کا وقت آیا تو کہتے ہیں اکٹھے ہو جائیں۔

○ پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد افضل ظلہ سے متعلق بتایا گیا ہے کہ انہوں نے زنا، آرڈیننس اور خاتون کی گواہی کے قانون کو بہتر بنانے کی ضرورت پر اظہارِ خیال کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ یہ قوانین خواتین کے خلاف نہیں۔ غربت کے خلاف امتیازی ہیں۔ انہوں نے اپنے آپ کے جدید بنیاد پرست ہونے پر فخر کا اظہار کیا انہوں نے مزید کہا کہ امریکی لوگ بھی بنیاد پرست ہیں۔ اور کہ ہمیں دوسروں سے سیکولرزم مانگنے کی بجائے اسے اسلام میں ہی ڈھونڈنا چاہیئے

○ بتایا گیا ہے کہ میرٹ کے بغیر اساتذہ کی تقرریاں سپریم کورٹ کے احکامات کی خلاف ورزی ہے۔ مبینہ طور پر اراکین اسمبلی نے سیاسی وابستگیوں کی بناء پر بیس بیس ہزار روپے وصول کر کے تقرریاں کی ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ تقرریوں کے اس خلاف قانون اقدام کو کالعدم قرار دیا جائے۔

○ زیانگ یمن نے کہا ہے کہ چین حقوق انسانی کے ضمن میں کسی دھمکی میں نہیں آئے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ امریکہ کو چاہیئے کہ چین کو اعلیٰ ٹکنالوجی کی فروخت پر عائد پابندیاں اٹھائے۔

آج بجلی بند رہے گی

محکمہ بجلی کی اطلاع کے مطابق ۱۱ مارچ ۱۹۹۳ء کو بجلی صبح نو بجے سے شام تین بجے تک بند رہے گی

بقیہ صفحہ ۱

ایمان ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے کام کی توفیق کو بڑھائے تو خدا تعالیٰ انہیں پورا کرنے کے لئے ضرور بڑھائے گا۔۔۔ ہمیں اس بات پر زور دینا چاہیئے کہ چندہ دہندگان کی تعداد بڑھتی رہے۔"
(از خطبہ فرمودہ ۴ نومبر ۱۹۸۲ء)

خواتین توجہ فرمائیں
سلائی کڑھائی، چائنیز اور کانٹینینٹل کھانے سیکھیئے۔
رابطہ کے لئے
عطیہ اکیڈمی ۱۱/۲۱ صدر جنوبی ۲ ربوہ

بے بی ٹانک
بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دستوں، دانت نکالنے کی تکالیف اور چڑچڑا پن وغیرہ کیلئے بچوں کا ٹانک۔ قیمت -/۱۲ RS لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
فون: ۶۰۶-۷۷۱ ربوہ

شہزاد سیلنگ فین
سائز "۴۸ -/۴۲۵ روپے
سائز "۵۶ -/۴۷۵ روپے
ڈیلر: خان سینٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ
فون ۸۳۱

ربوہ میں پہلی دفعہ معیاری اور دیدہ زیب ملبوسات متعارف کروانے والے
ذُلفی کلاسیک
نئی اور جدید ورائٹی کے ساتھ۔ آپ کے اپنے شہر میں۔ اب کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں
قابل اعتماد۔ پُروقار
ذُلفی کلاسیک ۸۔ بلال مارکیٹ۔ ربوہ

پتہ